ماخذ تحقیقی مجلہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر انتل ضیاء

جامعہ شہید بے نظیر بھٹو پشاور۔

ڈاکٹر محمد ناصر آفریدی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور۔

ڈاکٹر زینت بی بی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، شہید بے نظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور۔

منظر بھوپالی کی شاعری میں ہندی اور مسلم تہذیب کا امتزاج

Dr Antal Zia*
Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar.
Dr. Muhammad Nasir Afridi
Department of Urdu, Serhad University of Science and Information Technology Peshawar.
Dr.Zeenat Bibi
Assistant Professor, Department of Urdu, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar.

***Corresponding Author:** **Dr Antal Zia**

The fusion of Hindi and Muslim Culture in Manzar Bhopali's Poetry

Manzar Bhopali (Syed Ali Raza) was born on 29/12/1959 in Amravati, Maharashtra, India. Manzar Bhopali relates to a literature family with the father himself poet and the mother as an educationist. His success depends on his poetry in the form of Ghazal, Nazam and Gheet. The undergo research article is based on the relationship between Hindo and Muslim Culture in his poetry. Manzar Bhopali is a very famous poet in Mushairas. Basically, he writes ghazal but has also ventured into other areas of poetry. He has won many awards and has participated in international mushaira.

Key Words: *Manzar Bhopali, literature, Ghazal, Nazam, Culture, Article.*

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03
ماخذ تحقیقی مجلّہ

انسان اور تاریخ کے درمیان بڑا گہرا رشتہ ہے۔ تہذیب تاریخ کے تسلسل سے وابستہ رہتی ہے۔ معاشرے میں بامقصد تخلیقات اور سماجی اقدار کے نظام کا نام تہذیب ہے۔ سماجی رشتے، علم و ادب، اخلاق و عادات، رسم و رواج، فلسفہ و حکمت، عشق و محبت، خاندانی نظام، مذہبی عقائد تہذیب کے عناصر میں شمار ہوتے ہیں یعنی یہ عوامل تہذیب کے مظاہر ہیں۔ ہر قوم اور خطے کی اپنی تہذیبی شخصیت ہوتی ہے۔ تہذیب ایک ایسا گہوارہ ہے جس میں انسانی شخصیت پروان چڑھتی ہے، نشو نما پاتی ہے اور فرد کا تشخص قائم ہوتا ہے۔ بنیادی طور پر تہذیب کے عناصرِ ترکیبی، اقتصادی ذرائع، سیاسی نظام، اخلاقی اقدار و روایات، جغرافیائی حدود، مذہب اور زبان ہیں۔ انسانی تہذیب اتنی ہی پرانی ہے جتنا خود انسان۔ انسان بقاء اور ارتقاء کے ساتھ ساتھ تہذیبی ارتقاء بھی وقوع پذیر ہوتا ہے۔ تہذیب کا تعلق انسان کی ظاہری زندگی سے ہے۔ تہذیب معاشرے کی طرزِ زندگی اور فکر و احساس کا مجموعہ ہوتی ہے۔ تہذیب ایک زندہ نظام ہے، جو ہر معاشرے اور قوم کے اقدار سے نمو پاکر تازہ قوت حاصل کرتی ہے۔ تہذیب کی ترقی اور تنزل قوموں کی ترقی و تنزل سے وابستہ ہوتی ہے۔ تہذیب انسانی معاشرے میں ارتقاپذیر ہوتی ہے اور ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی ہے۔

ہندوستان کی سرزمین پر مختلف عقائد، مذاہب، رنگ اور نسل کے لوگ آباد رہے، جو مختلف تہذیبوں کے عکاس تھے۔ اس کے سیاسی، سماجی، مذہبی، اقتصادی، ثقافتی مفادات ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے۔ مسلمانوں کی ہندوستان آمد سے پہلے یہاں آریا، دراوڑ اور دیگر نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد تھے۔ اس لئے یہاں کی تہذیب پر مختلف قوموں کے مذہبی اور ثقافتی اثرات مرتب ہوئے۔ آریا کی آمد سے پہلے ہندوستان میں دراوڑی تہذیب تھی۔ یہ تہذیب ارضی اور مادی تھی، مذہب کے روحانی تصور سے عادی تھی اور زمین سے وابستہ خداؤں کی پوجا کرتی تھی۔ مادی وسائل کی بدولت یہ تہذیب عیش و عشرت میں مبتلا ہو کر زوال پذیر ہو گئی لیکن جیسے ہم نے پہلے ذکر کیا کہ تہذیب نسل در نسل منتقل ہوتی ہے تو اس کے بنیادی عناصر دوسری تہذیب میں کسی نہ کسی صورت دخیل رہے۔

آریا کا تعلق خوارزم اور بخارا سے تھا۔ آریا خانہ بدوش فطرت کے تھے اور آوارہ مزاجی ان کے رگ رگ میں رچی تھیں۔ وہ زمینی خداؤں کے بجاے آسمانی خدا پر یقین رکھنے والے تھے۔ وہ ارضی معاشرے کے توہم پرستی سے دور تھے۔ کسی ایک جگہ سکونت ان کے لئے ناممکن تھا اس لئے اس تہذیب میں تحرک اور حرکت و عمل کا غلبہ تھا۔ جب اس تہذیب کا تصادم دراوڑی تہذیب سے ہوا تو تنِ مردہ میں جان پڑ گئی۔ ہندوستان میں آریا اور دراوڑ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03
ماخذ تحقیقی مجلہ

تہذیب کے ملاپ سے جو نئی تہذیب پیدا ہوتی اس میں مصوری، سنگ تراشی، فنِ موسیقی، مصوری اور زبان و ادب کے سترین نمونے پائے جاتے تھے۔

ہندوستان کی سرزمین میں تین بڑے اور نمایاں عوامل تہذیبی ارتقاء کے بدھ مت، ہندوازم اور اسلام رہے۔ ان تینوں تہذیبوں کے تصادم اور ملاپ سے ہندوستان کے مختلف مرکب تہذیبی عناصر معاشرتی سطح پر نمودار ہوئے۔ تہذیب جامد شے نہیں اس میں عصری تقاضوں کے تحت ردوبدل ہوتا ہے۔ ہندوستان کی تقسیم تک تو ہندو مسلم تہذیب ایک اکھٹی اور سالم اکائی رہی، لیکن ۱۹۴۷ کے بعد بھی بھارت میں ہندو مسلم تہذیب کا امتزاج سماج، معاشرت اور ادب میں نظر آتا ہے۔ شعراء اور ادباء کے ہاں تہذیبی حوالے سے ہندو اور مسلم دونوں حوالے نہایت مضبوط اور محرک نظر آتے ہیں۔

منظر بھوپالی دورِ جدید کے ایسے شعراء میں شامل ہیں جن کی غزل اور نظم ان دونوں تہذیبوں کے امتزاج سے تشکیل پاتی ہے۔ ان کے ہاں فکری حوالوں سے وسعت پائی جاتی ہے اور وہ جدید اور قدیم دونوں تصورات کا امتزاج اپنی شاعری میں پیش کرتے ہیں۔ ان کی جڑیں ہندوستانی تہذیب کی تاریخ سے وابستہ ہیں۔ منظر بھوپالی ایک وسیع المشرب شاعر ہیں۔ ان کے ہاں اخلاقی قدروں کی پاسداری بھی ہے تو مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی، تہذیبی اور ثقافتی وراثت کا بیان بھی ملتا ہے۔ وہ ہندوستانی سرزمین کے رسم و رواج، طرزِ معاشرت اور اخلاقی قدروں کے نباض شاعر ہیں۔ ان کی شاعری حقیقت اور مجاز کا خوبصورت مرقع بھی ہے اور ترقی پسند نظریات کے ساتھ ساتھ کلاسیکی اقدار کی پاسداری بھی۔ انھیں لمحہ موجود میں انسانی زوال کا احساس بھی ہے اس لئے کہتے ہیں۔

وقت کے تقاضوں پر ہم اگر جئیے ہوتے
کیوں ہمارے ہونٹوں پر آج مرثیے ہوتے[1]

منظر بھوپالی کی شاعری میں حقیقت کا ادراک اور زمانے کا شعور پایا جاتا ہے۔ بحیثیت مسلمان وہ سچ اور صداقت کے امین ہیں۔ اسے اللہ پر بھروسہ ہے اور اسلامی تہذیب کی بنیادی اکائی، خدا کی ذات کے ادراک اور تعین پر زندگی کا ہر عمل استوار کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس افراتفری اور بے سکونی کے عالم میں اللہ کے بھروسے پر ہی امن کی امید رکھتے ہیں۔ وہ ایک طرف زندگی کی ناپیدی اور بے ثباتی کا بیان کرتے ہیں، تو دوسری طرف اس دوروزہ زیست میں سکون اور امن کے لئے توکل اعلیٰ اللہ کا درس دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ بیان کرتے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہر شخص چند روز یہاں کا مکین ہے
میری زمین ہے یہ تمھاری زمین ہے
دہشت اور انتشار بھرے اس جہاں میں
وہ ہے سکون سے جس کا خدا پر یقین ہے ۲

منظر بھوپالی کے ہاں اسلامی تمدن اور تہذیب کا رنگ غالب ہے اور بحیثیت مسلمان وہ اللہ کی ذات پر بھروسہ اور کامل یقین رکھتے ہیں۔ ہر مشکل میں اس کی ذات سے امیدیں وابستہ کرنا، دعا کرنا ان کی خصوصیت ہے جن کی عمدہ مثال ان کے درج ذیل اشعار ہیں۔

مجھے فلک کی بلندیوں کی ہوس نہیں ہے
جو میرے رب نے مجھے دیا ہے یہی بہت ہے ۳
میں مطمئن ہوں کہ کفر کی آندھیوں میں منظؔر
چراغِ ایمان جل رہا ہے یہی بہت ہے ۴

اسلامی تہذیب سے وابستگی اور اسلامی نظریات کے حامل ہونے کی بدولت منظؔر کی شاعری میں یثرب و طیبہ کی محبت بھی جاگزیں ہے۔ ایک سچے مسلمان کی نسبت اس کی یہی خواہش ہے کہ اس کے نصیب میں مدینہ کا سفر لکھ دیا جائے اور وہ اپنے پیارے نبیؐ کا دیدار کر سکے اور اپنے مذہبی مرکز کی طرف جا سکے۔

میں نے اللہ سے بس خاکِ مدینہ مانگی
لوگ اپنے لئے کیا کیا نہیں مانگا کرتے ۵

منظر بھوپالی نبی کریم ﷺ سے محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ وہ اسلامی تاریخ کے تسلسل کے امین ہیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کی ذات سے وابستہ خوشگوار عقیدت کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں۔

سراپا کیوں نہ ہو رحمت خدا ہمارے لئے
ہمیشہ کی ہے نبیؐ نے دعا ہمارے لئے ۶

اسلامی تاریخ و تہذیب میں کربلا کا واقعہ ایک اہم موڑ کی حیثیت رکھتا ہے اور مسلمانوں کے مذہبی اور تہذیبی ورثے کے حوالے سے ایک اہم کڑی ہے، جس کا ذکر منظر بھوپالی کچھ یوں کرتے ہیں۔

پھر صداقت پر بُرا وقت ہے کربلا چلیے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03
ماخذ تحقیقی مجلہ

پھر سے زندہ وہی تاریخ امامت کر لیں ۷

منظر بھوپالی ایک حساس شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سچے اور کھرے مسلمان بھی ہیں، جو اسلامی نظریہ حیات پر کاربند اور حقیقت حیات سے آشنا ہیں۔ وہ اسلامی تاریخ سے بھی وابستہ ہیں اور اسلامی تہذیب کی نمایاں واقعات کا بھی ادراک رکھتے ہیں۔ کربلا میں نواسہ رسول ﷺ کا ناحق خون اس کی شاعری میں موجودہ وقت میں ظلم کا استعارہ بن کر ابھرتا ہے۔ منظر بھوپالی نہایت سادہ اور موزوں الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ دل سے بات نکلتی ہے تو دل پہ اثر کرتی ہے۔ ان کے الفاظ ان کے دلی جذبات کی صداقت کی گواہی دیتے ہیں۔ تصوف بھی اسلامی تمدن کا حصہ رہا ہے، خاص طور پر ہندوستانی شعراء کے ہاں تصوف کے نظریات وحدت الوجود اور الاشہود کے عناصر کے طور پر نظر آتے ہیں۔ اسلامی تصوف کا تصور اقبال کی شاعری میں واضح ہو کر سامنے آتا ہے، جبکہ میرؔ اور غالبؔ کے ہاں بھی تصوف کے گہرے نقوش اپنے تہذیب کے عکاس ملتے ہیں۔ منظر بھوپالی کے ہاں بھی یہ عناصر مختلف صورتوں میں اسلامی تعلیمات کے غماز نظر آتے ہیں جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔

وہ تم کو دکھ رہا ہے، خدا ہے چاروں طرف
کہاں چھپوگے کہ یہ آئینہ ہے چاروں طرف ۸

منظر بھوپالی کے ہاں مذہبی بے تعصبی پائی جاتی ہے۔ وہ ایک کشادہ ظرف شاعر ہیں اور مرکب تہذیب کے مختلف رنگوں کو اپنی غزل میں شامل کرتے ہیں۔ غزل جیسا کہ داخلی جذبات کی عکاس ہونے کے ساتھ ساتھ خارجی کیفیات کی بھی غماز ہے اس حوالے سے سنبل نگار لکھتی ہیں۔

"غزل بنیادی طور پر ایک داخلی صنفِ سخن ہے۔ غزل کا شاعر صرف وہی بیان کرتا ہے جو اس کے دل پر بیتی ہو۔ شاعر کے دل پر گزرنے والے کیفیات وہی ہوتی ہیں جو دوسروں پر بھی بیت چکی ہوتی ہے۔ لہٰذا پڑھنے والے کو غزل اپنی داستان سنائی دیتی ہے، گویا کہانی میری رودادِ جہاں معلوم ہوتی ہے۔ جو سنتا ہے اسی کی داستان معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح غزل میں آپ بیتی جگ بیتی معلوم ہوتی ہے۔"۹

منظر بھوپالی کی غزل میں بھی آپ بیتی جگ بیتی معلوم ہوتی ہے، وہ چاہے عشق مجازی کا بیان ہو یا گھریلو خواندگی کے مسائل کا تذکرہ ہو، خواہ سماجی سیاسی یا معاشرتی مسائل کا تذکرہ ہو۔ اس حوالے سے سحر انصاری لکھتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03

"منظر بھوپالی کے موضوعات آس پاس کی زندگی سے نکل کر آتے ہیں اس لئے ان کو محسوس کر کے، اور ان کے آئینے میں زندگی کے خدوخال کو دیکھ لینا آسان ہو جاتا ہے۔" ۱۰

منظر بھوپالی کے مجموعہ کلام معجزہ اور حاصل دونوں اس قسم کے اشعار کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ سادہ سلیس الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے جذبوں کی سچی عکاسی کرتے ہیں۔

ہر سمت مظالم کا تماشا بھی وہی ہے
دنیا تیرا بدلا ہوا چہرہ بھی وہی ہے
دل اپنے ہی خالی ہوئے اخلاص و یقیں سے
اللہ بھی قرآن بھی کعبہ بھی وہی ہے
سورج سے کبھی دھوپ جدا ہو نہیں سکتی
جو ملک تمہارا ہے ہمارا بھی وہی ہے ۱۱

نئے دور کے مسائل پر بات کی جاءے تو فرد واحد کبھی نو آبادیات کا شکار رہا تو کہیں صنعت کاری اور جاگیر داری کی صورت میں استحصال سہتا رہا جبکہ جمہوریت کے اپنے مسائل ہیں۔ یہ سب چیزیں ایک حساس شاعر کے نوک قلم سے دور نہیں رہ سکتی۔ منظر بھوپالی بھی انسانی اقدار کے اس مادی تبدیلی سے پریشان نظر آتے ہیں۔ وہ پرانی روایات جس میں مروت، اخلاص، بھائی چارہ، ہندی اور اسلامی تہذیب کے نمایاں پہلو تھے اب نہیں رہے۔ ہندی تہذیب میں مشترکہ خاندان معاشرے کی اہم اکائی رہا ہے لیکن اب اپنے خونی رشتوں میں اخلاص اور محبت باقی نہیں رہی اس لئے منظر بھوپالی لکھتے ہیں۔

ستم اپنوں پہ ہی کرتے ہیں یہ غیروں سے مل کو
خدایا بھائیوں کا خون پانی ہو گیا ہے ۱۲

منظر بھوپالی ایک ناسٹلجیائی گرفت میں بھی نظر آتے ہیں کہ محبت اور مروت جو کہ ہر گھر کا حصہ تھا، سب مل جل کر محبت سے رہتے تھے، ایک ہانڈی پکتی اور مختلف رسومات و تہوار منائے جاتے، جو کہ اب یادِ پارینہ بن گئے ہیں، بھائی بھائی سے برسوں نہیں ملتا۔ بزرگوں کی موجودگی گھر میں باعث برکت تصور کی جاتی تھی اور بزرگوں کے سائے میں بہن بھائی اکھٹے دکھ سکھ کے ساتھی ہوتے، جو اب ایک خواب و خیال ہی رہ گیا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہر اک رشتہ بزرگوں کی نشانی ہو گیا ہے
پُرانا گھر ہمارا اب کہانی ہو گیا ہے ۱۳؎

ہندی تہذیب کی ایک نمایاں صنفِ شاعری گیت ہے۔ گیت میں کوئل کی کو ملتا اور دھرتی کی اپنائیت ملتی ہے۔ منظر بھوپالی گیت کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"گیت ہندی شاعری کی ایسی صنف ہے جس کی ایک طویل روایت ہے اور اس کی جڑیں صدیوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔۔۔۔ لہجہ اور لفظیات کے سبب اردو گیت کا رشتہ ہندی گیت سے جڑ جاتا ہے۔ گیت کی مقبولیت کی بڑی وجہ اس کا آہنگ اور وسعت کے علاوہ عام زبان ہے۔ جس کا براہِ راست تعلق عام لوگوں سے ہے۔ گیت کو سمجھنے کے لئے ذہن پر زور دینے کی ضرورت نہیں پڑتی اس کی لے اپنے آپ ہی اُسے چھوٹے بڑے دل میں اُتار دیتی ہے۔ ۱۴؎

منظر بھوپالی کی شاعری میں گیت کے حوالے سے بھی تہذیبی عکاسی بھرپور انداز میں کی گئی ہے۔ ان کے گیت میں عصری شعور اور حقیقت کے بیان کے ساتھ ساتھ لفظوں کا حسن اور موسیقی کا رنگ بھی ملتا ہے۔ جیسا کہ ان کے گیت کی ایک مثال ہے۔

رنگ رنگ کے سانپ ہمارے دلی میں
ملیں گے زہرون کے بیوپاری دلی میں
کیسے کیسے لوگ ہماری دلی میں
اٹل بہاری اور بخاری دلی میں ۱۵؎

منظر بھوپالی نے ہندی کے مقابلے میں اردو زبان میں گیت لکھے لیکن فضا ہندوستانی ہے۔ ماحول، جذبے اور احساس کے حوالے سے ہندی رنگ ان کے گیت میں جھلکتا ہے۔ موسیقیت ان کے گیت کے تاثر کو تیز کر دیتا ہے۔ سادہ اندازِ بیان اور آسان الفاظ کا چناؤ ان کی فصاحت کے ساتھ ساتھ بے ساختگی کا عکاس بن جاتا ہے۔

غزل کے حوالے سے اگر بات کی جائے تو ان کی غزل کے موضوعات میں فکری بالیدگی کے ساتھ ساتھ تنوع اور وسعت ہے۔ کہیں وہ تاج محل کا ذکر کرتے ہیں جو کہ اردو غزل میں مجازی عشق کی ایک اہم علامت رہی ہے اور کہیں پر مہتاب کے حسن کو دیکھ کر محبوب کا تصور دل میں در آنے کی کیفیت کو بیان کرتے ہیں۔ وہ محبوب کا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03

انتظار بھی کرتے ہیں اور ملن کی گھڑیوں سے لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔ جدائی کے کرب کو بھی سہتے ہیں، محبوب کو تڑپاتے بھی ہیں اور خود اس کی محبت میں تڑپتے بھی ہیں۔ عشق مجازی کے یہی وہ سارے رنگ ہیں جو ہند کی روایات میں بھی نظر آتے ہیں۔ منظر بھوپالی کے ہاں بے جا مبالغہ آرائی نہیں لیکن محبت کے رنگ میں کیفیات کی شدت مل جاتی ہے۔ محبوب سے گلہ، شکوہ بھی ہے، طنز بھی موجود ہے اور اس کے حسن کا بیان بھی۔ جیسا کہ۔

تیرے کہے پہ مجھے اختیار بھی تو نہیں
تیری زبان کا کوئی اعتبار بھی تو نہیں۱۶

توڑ کر تیرا بت بہت خوش ہوں
میں تجھے پر نیا بناؤں گا۱۷

اُن کی راہ تکنا ہے انتظار کرنا ہے
روز آگ کا دریا ہم کو پار کرنا ہے۱۸

جتنے خوابوں کے مہتاب تھے وقت کی گرد میں سو گئے
تم کسی اور کے ہو گئے ہم کسی اور کے ہو گئے۱۹

سیاسی نظام تہذیب پر اثر انداز ہونے والا اہم عنصر رہا ہے۔ معاشرے کی بنت اور اقتصادیات کا اہم حوالہ سیاست رہا ہے۔ اگر اس حوالے سے دیکھا جائے تو منظر بھوپالی کے ہاں سیاسی، تاریخی اور تہذیبی تسلسل پایا جاتا ہے۔ وہ ہندوستان کے سیاسی منظر نامے اور اس کے نتیجے میں مرتب ہونے والے سماجی اثرات کو بڑے مربوط انداز میں پیش کرتے ہیں۔

فصل کاٹی نئی نسل نے اپنے پُرکھوں کے اعمال کی
ہم کو کانٹوں پہ چلنا پڑا بیج نفرت کے وہ بو گئے۲۰

اسی طرح وہ مذہبی لوگوں کا تذکرہ بھی کرتے ہیں کے سیاسی مقاصد کے لئے کیسے مذہب کا نام دے کر سچائی کو گمراہی کا سبب قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کہ ہر مذہب امن اور سلامتی کا درس دیتا ہے۔

بدنام بھی کرتا ہے اُسے یہ بھی ہے تسلیم
اسلام کا آتنک سے رشتہ بھی نہیں ہے۲۱

جدید دور میں جو معاشرتی، سیاسی بدحالی ہے۔ جس کی وجہ سے انتشار اور دہشت گردی نے ماحول کو بارو

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03

ماخذ تحقیقی مجلہ

دہ آلود کر دیا ہے۔ مہذب انسان پریشان بھی ہے اور بے قرار بھی حساس شاعر اس حوالے کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔

دھماکے، گولیاں، بارود، لاشیں بے گناہوں کے
ہمارے شہر کے شام و سحر میں کچھ نہیں بدلا ۲۲

منظر بھوپالی ایک محبِ وطن انسان ہے۔ وطن سے محبت اس کے اشعار میں جھلکتی ہے۔ وہ اپنی دھرتی میں امن، سکون اور خوشحالی چاہتے ہیں۔ اپنے ملک سے محبت اس کی سرشت میں پائی جاتی ہے، اس لئے اس کے دکھوں اور مسائل کو دیکھ کر وہ دکھی اور افسردہ ہو جاتے ہیں۔

یہ زمیں میرا مقدر میری مجبوری ہے
میں کہاں جاؤں کہ یہ گھر میری مجبوری ہے ۲۳

کیا ہو گیا لوگوں کو محبت نہیں کرتے
یہ کس کے لئے خوں بہانے میں لگے ہیں
اس ملک کی پرواہ کسی کو بھی نہیں ہے
اس پیڑ سے پھل لوگ چرانے میں لگے ہیں ۲۴

منظر بھوپالی ملکی سلامتی کے لئے کوشاں ہیں اور ذات پات اور فرقوں کی تقسیم کے نقصانات سے آگاہ ہیں۔ ان فرقوں، ذاتوں کو مٹانے کی کاوش میں وہ ملکی اتحاد کے حوالے سے کچھ یوں رقمطراز ہوتے ہیں۔

دھوپ فرقہ پرستی کی یارو اس سے پہلے کہ ہم کو جلا دے
تان کر چادریں ایکتا کی شامیانہ نیا ہم بنائیں ۲۵

اللہ وطن کو جو مرے لوٹ رہے ہیں
یہ قوم کے غدار ہیں مر کیوں نہیں جاتے ۲۶

منظر بھوپالی نے ہند اسلامی تہذیب کی نمائندگی شاعری کے ذریعے بہ خوبی کی ہے۔ وہ قدیم و جدید تہذیب کے حوالے سے مؤثر انداز میں اپنے خیالات کا اظہار نظم و غزل کی زبان میں کرتے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کے حوالوں کو بھی انھوں نے اپنی شاعری میں بیان کیا ہے۔ ٹوئٹر، فیس بک، لیپ ٹاپ کا تذکرہ جدید مادی تہذیب کا عکاس ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03
ماخذ تحقیقی مجلہ

ٹوئٹر پر عشق کا اظہار سچ نہیں لگتا
قربتیں حاصل نہ ہوں تو پیار سچ لگتا نہیں
پیاس آنکھوں کی بجھاتا ہی نہیں ہے لیپ ٹاپ
دیکھ کر بھی آپ کا دیدار سچ لگتا نہیں[27]

منظرؔ بھوپالی ایک ایسے شاعر ہیں جنہیں زندگی ہی میں شہرتِ عام کا منصب نصیب ہوا۔ ان کی غزل میں ترقی پسندی بھی ہے اور حقیقت نگاری بھی ہے۔ غزل چونکہ افرو ایما کی متقاضی صنف ہے لیکن منظرؔ نے بڑی خوبی سے اس میں حقیقت کا رنگ بھرا ہے۔ ان کے ہاں کلاسیکی رنگ رس بھی ہے اور جدید طرزِ احساس بھی۔ غرض ہم کہہ سکتے ہیں کہ انھوں نے ہندی اور اسلامی تہذیب کا ایک امتزاجی رنگ اپنی شاعری میں پیش کیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ منظرؔ بھوپالی، معجزہ—حاصل منظر بھوپالی کے دو مجموعے، ص ۲۱۶
۲۔ ایضاً، ص ۲۱۳
۳۔ ایضاً، ص ۲۲
۴۔ ایضاً، ص ۲۳
۵۔ ایضاً، ص ۲۰
۶۔ ایضاً، ص ۲۷
۷۔ ایضاً، ص ۵۱
۸۔ ایضاً، ص ۲۹
۹۔ سنبل نگار (ڈاکٹر)، اردو شاعری کا تنقیدی مطالعہ، ص ۱۰
۱۰۔ منظرؔ بھوپالی، معجزہ—حاصل منظر بھوپالی کے دو مجموعے، ص ۱۲۸
۱۱۔ ایضاً، ص ۱۵۶
۱۲۔ ایضاً، ص ۴۱
۱۳۔ ایضاً، ص ۴۱
۱۴۔ ایضاً، ص ۱۳۵

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-03

۱۵۔ ویب لنک https://www.urduweb.org/mehfil

۱۶۔ ایضاً، ص ۱۰۲

۱۷۔ ایضاً، ص ۷۷

۱۸۔ ایضاً، ص ۸۷

۱۹۔ ایضاً، ص ۱۷۲

۲۰۔ ایضاً، ص ۱۷۲

۲۱۔ ایضاً، ص ۱۸۳

۲۲۔ ایضاً، ص ۱۸۴

۲۳۔ ایضاً، ص ۳۵

۲۴۔ ایضاً، ص ۳۸

۲۵۔ ایضاً، ص ۷۸

۲۶۔ ایضاً، ص ۹۳

۲۷۔ ایضاً، ص ۹۶